

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انجمن احباب اہل سنت

کے سلسلہ تبلیغ

سبیل ہدایت

کی ۱۳ ویں پیش کش

مناقب حضرت امیر معاویہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میردنی حضرات ایک سو روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ برائے رابطہ

ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری ناظم انجمن احباب اہل سنت

سہ ماہ آزاد کشمیر

ہدیہ: دعائے خیر عقی مبران انجمن ہذا



رسالہ مبارکہ مناقب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول محمد وآله واصحابه اجمعين
اما بعد گزشتہ دونوں میں ایک شخص سے گفتگو کا اتفاق ہوا جس نے کہا کہ حضرات
خلفائے ثلاثہ (ابوبکر و عمر و عثمان) رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو صحابی ہیں اور میں
ان کے ناموں کے ساتھ حضرت اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کو جائز جانتا ہوں
مگر معاویہ نہ تو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور نہ ان کے نام کے ساتھ
حضرت اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا جائز ہے۔ جب اس سے اس کی وجہ پوچھی
گئی تو اس نے کہا کہ حضرات خلفائے ثلاثہ تو اس لئے صحابی اور قابل احترام
ہیں کہ ان کی خلافتوں کو مولائے علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے تسلیم کیا
ان کے ساتھ مل کر کام کئے اور ان کی آپس میں جنگیں نہیں ہوئی تھیں۔ لیکن
معاویہ نے بنی ہاشم سے تین جنگیں لڑی ہیں اس لئے میں ہاشمی ہونے کی وجہ سے
ان کو نہ صحابی جانتا ہوں اور نہ ان کے نام کے ساتھ حضرت اور رضی اللہ عنہ
کہتا ہوں۔

اس شخص کو صحیح مسئلہ بتایا گیا لیکن وہ اپنے اس عقیدہ باطل سے باز نہ
آئے محدث جلیل امام ابوعلیٰ ترمذی نے جامع الترمذی باب المناقب میں مناقب معاویہ
بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عنوان قائم فرمایا ہے۔ ان کی پٹری میں ہم نے
اس سالہ کا نام بھی یہی رکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

آیا تو ہم نے عامۃ المسلمین کے ایمان کی حفاظت کے لئے یہ مختصر رسالہ مناقب
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ
اسے ذریعہ نجات بنائے آمین بجاہ النبی الامی الامین صلی اللہ علیہ وسلم
مختصر حالات زندہ گئی: شیخ ولی الدین خطیب تبریزی لکھتے ہیں۔
حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما قریش کی شاخ بنو امیہ
سے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہما ہے۔ حضرت معاویہ
اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہما دونوں فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے
اور انے مولفہ القلوب میں شامل رہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کاتبان وحی میں سے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے وحی میں سے
کچھ نہیں لکھا۔ بلکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط لکھنے پر ملوث تھے
حضرت ۳۳ عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما نے حضرت

۱۔ قال السیوطی سلم هو والجد یوم فتح مکة وشهد حینما وكان من المؤلفة
قلوبهم فم حسن اسلامه (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۸)

۲۔ قال جلال الدین السیوطی وكان احد الکتاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(تاریخ الخلفاء ص ۱۳۸)

۳۔ قال السیوطی روی له عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مائتہ حدیث
وثلاثہ وستون حدیثاً۔ روی عنه من الصحابة ابن عباس وابن عمر
وابن الزبیر والوالد رواء وجابر الجعفی والنعمان بن بشیر وغیرهم ومن
التابعین ابن المسیب وحمید بن عبد الرحمن وغیرہما۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۸)

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیثیں روایت کی ہیں آپ اپنے بھائی حضرت یزید بن ابیہن کی وفات پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں شام کے والی بنے۔ اور وفات تک اس منصب پر فائز رہے۔ ۴۱ھ میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت ان کے حوالے کر دی تو آپ بیس سال کے عرصہ تک پوری اسلامی دنیا کے خلیفہ رہے۔ پھر جب ۶۰ھ میں آپ نے لغوہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر دمشق میں چوراسی برس کی عمر میں وفات فرمائی۔ آپ اپنی عمر کے آخری ایام میں فرمایا کرتے تھے اے کاش میں ذی طوی کے علاقہ میں قریش کا ایک عام آدمی ہوتا اور میں خلافت کے امر سے کچھ نہ دیکھتا اور ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازار، چادر، قمیض، جزموئے مبارک اور ناخن مقدس تھے۔ وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض میں کفن دینا۔ ان کی ازار میرے کفن کی ازار اور ان کی چادر میرے کفن کی چادر بنانا میرے نقصوں، سوراخوں اور سحر

لے قال السیوطی لما بعث ابو بکر الجریش الى الشام معاویۃ مع اخیه یزید بن ابیہن فلما مات یزید استخلف علی دمشق فاقدم عمر بن عثمان وجمع له الشام کلما قام امیراً عشرین سنۃ وخیفۃ عشرین سنۃ (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۹)
۲۔ آپ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ۸۰ھ جب بعض کے نزدیک ۸۱ھ اور بعض کے نزدیک ۷۲ھ جب ۴ روزہ نماز کو جو الزوالہ (۱۹۹۱ء)

کی جگہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور ناخن رکھنا پھر مجھے ارحم الراحمین کے شہرہ کر دینا۔ (الکمال فی اسماء الرجال ص ۳۳)۔

فضائل و مناقب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں حدیثیں موجود ہیں امام عبدالعزیز فرہادی صاحب نیر اس نے اپنی کتاب "الناہیۃ عن طعن امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ" میں آپ کے اکیس فضائل و مناقب ذکر کئے ہیں۔ ہم یہاں اختصار کے پیش نظر آچھے مناقب تبرکاً پیش کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

علم و نجات کی دعا: امام احمد سند میں حضرت عمر باض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اللہم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب لے اللہ معاویہ کو کتاب اللہ (قرآن مجید) اور حساب کا علم عطا فرما اور ان کو عذاب سے بچا۔ (الناہیۃ ص ۱۴۰۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۳۹)
ملفوظات امام ربانی ص ۱۱۵

لے قال الجلال السیوطی قد ورد فی فضلہ احادیث قلما تشبت اخرج الروی وحسنہ عن عبدالرحمن بن ابی حمیرۃ الصابی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال معاویۃ الائم اجعلہ عادیا مصدراً و اخرج احمد فی مسندہ عن العریاض بن ساریۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۹)

۱
ہدایت کی دعا:۔ محدث ابو عیسیٰ ترمذی حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ کے حق میں فرمایا اللہم اجعلہ ہادیاً مصدیاً و اھدیہ اے اللہ اسے ہدایت دہندہ و ہدایت یافتہ بنا اور اس کے سب سے ہدایت دے۔ ہذا حدیث حسن عزیب (ترمذی شریف ص ۲۴۷) مشکوٰۃ شریف (ص ۲۹۲) (الناہیۃ ص ۱۵)۔ (مکتوبات امام ربانی ص ۲۱۵)

سبب ہدایت ہونے کی دعا:۔ اور یہی محدث جلیل روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب محض کی ولایت حضرت عمر بن سعد سے لے کر حضرت معاویہ کو دی تو لوگوں نے کہا عمر نے عمر کو معزول کیا اور معاویہ کو دالی بنایا۔ یہ سن کر حضرت عمر نے فرمایا لا تذکروا معاویۃ الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ یقول اللہم اھدیہ۔ تم معاویہ کو نہ یاد کرو مگر بھلائی سے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اے اللہ اسے ہدایت کا ذریعہ بنا۔ (سنن ترمذی ص ۲۲۸)

۱۱ قلت و یؤید ذلک ما روی رزین عن عسر رضی اللہ عنہ اذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فیا یوم اقتد بتم اھد بتم (مشکوٰۃ ص ۲۴۳) لان معاویۃ منهم فھو کالنجوم ایضاً کما لا یخفی

۱۲ **یہ دُعا میں مقبول ہیں!** امام طیبی شرح مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی شرح میں لکھتے ہیں۔ دلائل اثبات آن دعا۔ و صلی اللہ علیہ وسلم مستجاب فمن کان هذا حاله کیف یتقاب فی حقہ۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا مقبول ہے جو شخص کا حال یہ ہو اس کی بزرگی کے بارہ میں شک کیسے کیا جاسکتا ہے؟ (حاشیہ مشکوٰۃ ص ۲۹۲ جلد دوم حاشیہ نمبر ۱۱) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تب وحی تھے مفتی محمد امجد ظہری نے کتاب خلاصۃ السیر میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تباہ وحی یہ تیرا صاحب تھے ابو بکر، عمر، عثمان، علی، عامر بن نفیرہ عبد اللہ بن ارقم، ابی بن کعب، ثابت بن قیس بن شماس، خالد بن سعید ابن العاص، حنظلہ بن ربیع اسلمی، زبیر بن ثابت، معاویہ ابن ابی سفیان اور شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

وکان معاویۃ و ذیالہ لم یصلوا لذلک و اخصہم جہ۔ اور معاویہ اور زبیر رضی اللہ عنہما باقی کا تباہ وحی کی نسبت کتابت وحی کے کام سے زیادہ التزام و اختصاص رکھتے تھے (الناہیۃ ص ۱۵)

۱۲ محمد الف ثانی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں رسول اللہ کی دُعا میں نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ و دُعائے آنحضرت مقبول اور آنحضرت کی یہ دُعا میں مقبول ہیں۔ (مکتوبات ص ۲۱۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا و شہد حنیناً اور حضرت
 معاویہ رضی اللہ عنہ حنین کی جنگ میں شریک جہاد ہوئے۔ تراویح الخلفہ
 ص ۱۲۸) بریں وجہ جب حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا کہ عمر بن عبدالعزیز
 افضل ہیں یا معاویہ بن ابی سفیان؟ تو فرمایا غبار دخل فی انفس
 معاویۃ حین غزائی رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من
 کذا و کذا من عمر بن عبدالعزیز۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے تو اس وقت ان
 کے گھوڑے کے نتھنے میں جو غبار داخل ہوا تھا وہ عمر بن عبدالعزیز سے
 اتنے اتنے درجے بہتر ہے۔ (الناہیۃ عن ملعن امیل المؤمنین معاویۃ رضی اللہ
 ص ۱۲۷-)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عظیم محدث تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
 کا شمار علماء صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ چنانچہ امام ذہبی لکھتے ہیں کہ حضرت
 معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق
 حضرت عمر اور اپنی بہن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیثیں
 روایت کی ہیں۔ اور ان سے حضرت ابو ذر غفاری، حضرت ابن عباس حضرت
 ابوسعید، حضرت جریر سجلی اور دیگر صحابہ کی ایک جماعت نے اور تابعین
 میں سے جبیر ابودریس خولانی، سعید ابن المسیب، خالد بن معدان ابوالصالح

سنان، سعید، ہمام بن منبہ اور کثیر مطلق نے حدیثیں روایت کی ہیں
 امام بخاری نے صحیح بخاری میں آٹھ اور امام مسلم نے صحیح مسلم میں حضرت
 معاویہ سے حدیثیں روایت کی ہیں حالانکہ ان دونوں کی شرطیں بہت
 سخت اور کڑی ہیں اور وہ غیر ثقہ، غیر ضابطہ اور کاذب راوی سے
 کوئی شے روایت نہیں کرتے ہیں۔ (الناہیۃ ص ۱۱۰)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے۔ باحدث جلیل امام محمد بن اسماعیل
 بخاری ابن ابی ملیکہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ
 بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کیا آپ کو امیر المؤمنین معاویہ
 پر اس وجہ سے کوئی اعتراض ہے کہ وہ وتر کی صرف ایک رکعت پڑھتے
 ہیں؟ تو فرمایا۔ اصاب انہ فقیہ۔ انہوں نے درست کیا ہے کیونکہ
 وہ فقیہ (مجتہد) ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا
 دُعِیَ فأتہ صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چھوڑو کیونکہ وہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چکے ہیں۔

اس حدیث کے ضمن میں صاحب نبراس فرماتے ہیں۔ بلاشبہ فقہاء نے آپ
 کے اجتہاد پر اعتماد کیا ہے۔ ولہذا جب وہ صحابہ کے اجتہاد کا ذکر
 کرتے ہیں تو وہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کا بھی تذکرہ
 لے ومن اعتقاد اهل السنۃ والجماعۃ ان معاویۃ لم یکن فی ایام علی
 خلیفۃ واما کان من الملک وغایۃ اجتہادہ ایضاً انہ کان لہ اجزاعہ
 علی اجتہادہ (المصداق المحرقہ ص ۱۲۱)

کرتے ہیں۔ (الناصیۃ ص ۲۸)

اور مولوی غلام حوث ہزاروی لکھتے ہیں: ”وَعَدَ فَإِنَّهُ كِي حَدِيث دِلَات
رتی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا صحابی ہونا یا فقیہ ہونا اُن
کی نکتہ چینی سے منع کرتا ہے اور اس بات کو لازم کرتا ہے کہ اُن کی
صرف نیکیوں ہی کو ذکر کیا جائے۔“ (الذّب عن الصحابة ص ۱۸)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ | امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ
جلیل القدر صحابی فقہ ! نے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے
حضرت معافی بن عمران سے عرض کیا: عمر بن عبدالعزیز اور معاویہ میں کون
افضل ہے؟ آپ نے غصہ سے فرمایا لایقاس احدا صحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
معاویۃ صاحبہ وصہرہ وکاتبہ وامنہ علی وحی اللہ عز وجل کسی شخص
کو نبی علی الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ پر قیاس نہ کیا جائے۔ معاویہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سسرالی رشتہ والے، کاتب اور
امین وحی تھے۔ (شفاف شریف ص ۲۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ | حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سالہا ہیں | بہن ام حبیبہ بنت ابی سفیان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں اس وجہ سے آپ رسول اللہ
کے سالہ ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سسرالی رشتہ داروں
میں حق میں فرمایا: بلاشبہ اللہ نے مجھے چنا اور میرے صحابہ کو چنا پھر انہیں
برے ساتھی، میرے سسرالی رشتہ والے اور میرے مددگار بنایا اور غریب

ان کے بعد ایک قوم آئے گی جو انہیں گالیاں دے گی۔ تم اُن (گستاخوں)
کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ مل کر کھاؤ۔ نہ ان سے رشتہ داری کر
نہ ان کی نماز، جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ہمراہ نماز پڑھو، نہ زہرہ الناطرین
(ص ۳۶)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عاشق رسول تھے : قاضی عیاض مالکی
لکھتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ تقابیس بن ربیعہ رسول اللہ
سے مشابہت رکھتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کے گھر کے دروازہ سے داخل
ہوئے تو وہ ان کی تعظیم کے لئے چار پاٹی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور ان
سے ملاقات کی اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور ان کے لئے
مرغاب نامی علاقہ بطور جاگیر کے وقف کر دیا اس وجہ سے کہ وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے (شفاف شریف ص ۲۴)
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ | امام لغوی شرح السنہ میں ابو مجلز سے
متبع سنت تھے ! روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکلے در اس حالیکہ حضرت عبداللہ بن عامر اور
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں دیکھ کر
ابن عامر تو کھڑے ہو گئے مگر ابن الزبیر بیٹھے رہے۔ یہ دیکھ کر حضرت معاویہ
نے فرمایا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ
بات پسند کرے کہ لوگ اس کے آگے کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ

میں بنائے۔ (الناہیہ ص ۲۳)

مقام غریب ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی بناء پر اپنے
نئے قیام تقطیع کو پسند نہیں فرمایا یہ سنت کی پیروی اور حدیث پر عمل
کی وجہ سے تھا۔ جو اس سے آپ کے متبع سنت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔
اور اس کی مزید تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا۔ پہلا شخص جو میری سنت کو تبدیل کرے گا وہ نبی امیہ کا
یزید نامی شخص ہوگا۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
عامل بالسنۃ تھے (الناہیہ ص ۲۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ | امام قسطلانی شرح بخاری شریف
صاحب عدالت صحابی تھے! میں لکھتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ
بہت سی خوبیوں کے حامل تھے۔ اور امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے
ہیں۔ هو من عدول الفضلاء والصحابۃ النجباء۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
چوٹی کے صاحب عدالت فضلاء اور بہترین صحابہ میں سے تھے۔ اور
صاحب سب اس لکھتے ہیں۔ وکتب المحدثون بعد اسمہ رضی اللہ عنہ کسائر الصحابۃ
بلا فرق۔ اور محدثین معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام کے بعد سب صحابہ کے ناموں
کی طرح کوئی فرق کئے بغیر رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔ (الناہیہ ص ۲۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ | امام احمد بن حنبل روایت بیان کرتے
اہل بیت کا ادب کرتے تھے! میں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن کی زبان چوسا کرتے تھے۔ اور بلاشبہ

جس زبان اور جن ہونٹوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوسا ہے وہ
ہرگز عذاب میں مبتلا نہ ہوں گے

ملاعل قاری مرقاۃ میں لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن بریدہ فرماتے ہیں کہ ایک
دن حضرت رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے
تو انہوں نے فرمایا۔ میں آپ کا ایک انعام دول کا جو میں نے آپ سے پہلے
کسی کو نہیں دیا ہے اور نہ آپ کے بعد کسی کو دوں گا۔ یہ فرما کر آپ نے
چار سو ہزار دینار کا عطیہ انہیں پیش کیا جو انہوں نے قبول فرمالیا۔
(الناہیہ ص ۲۶)

حضرت معاویہ کی بخشش ہو چکی ہے! | محدث ابن عساکر
ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان
کرتے ہیں کہ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ البرکۃ وعمر وعثمان اذ
اقبل علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمعاویۃ اکتب علیا قال نعم قال انھا
ستكون بینکم ھنیئۃ قال معاویۃ فما بعد ذلک یا رسول اللہ قال غوث اللہ
ورضوانہ قال رضی اللہ بقضاء اللہ میں، البرکۃ، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ
تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ سے فرمایا کیا
اے فضائل اعمال میں ضعیف حدیث بھی مقبول ہوتی ہے۔ کہا فی کتب
اصحابنا الحنفیۃ واللہ اعلم۔

آپ علی سے محبت رکھتے ہیں میں نے کہا ہاں۔ فرمایا عنقریب تمہارے درمیان جنگ ہوگی۔ حضرت معاویہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا اللہ کی معافی اور اس کی رضا مندی۔ عرض کیا پھر ہم اللہ کی قضا پر راضی ہیں اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ **وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ**۔ (التاھیتہ ص ۳۰)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ | امام جلال الدین سیوطی روایت **بادشاہ اسلام فقہ** | بیان کرتے ہیں کہ سیدنا فاروق اعظم جب بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو فرماتے یہ عرب کا کسریٰ ہیں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹)

اور کعب الاحبار نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے برسرِ اقتدار آنے سے پہلے ہی فرمادیا تھا کہ اس امت کا کوئی شخص اتنے بڑے ملک کا مالک نہیں ہوگا جتنے بڑے ملک کے مالک معاویہ ہوں گے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹) اور خود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے معاویہ جب آپ بادشاہ بنیں گے تو لوگوں سے اچھا سلوک کرنا۔ اس وقت سے مجھے بادشاہی ملنے کی امید رہی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹ مکتوبات امام ربانی ص ۴۱۶)

اور صاحب بہار شریعت لکھتے ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول ملک اسلام ہیں۔ اسی کی طرف تو رات مقدس میں اشارہ ہے کہ مولاہ

ملکۃ ومہاجرہ طیبۃ وملكہ بالشام نبی اکمل الزمان صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوں گے مدینہ کو ہجرت فرمائیں گے اور ان کی سلطنت شام میں ہوگی۔ سو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک فوج بزرگوار جان نثار کے ساتھ عین میدان جنگ میں بالقصد بیاہنتیاں بھٹیار رکھ دیئے اور خلافت امیر معاویہ کے سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی۔ اور اس صلح کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا تھا اور اس کی بشارت دی تھی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا تھا کہ اِن ابْنِیْ هٰذَا سَیِّد لِّعَلِ اللّٰهِ اِنَّا بِصَلْحِیْہِیْنِ فَسَیِّئِ عَظِیْمَیْنِ مِنَ الْمَسَیِّئِ۔ میرا بیٹا سید ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہ اسلام میں صلح کر دے گا۔ سو امیر معاویہ (معاذ اللہ) پر شق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتہً حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ، بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم، بلکہ حضرت اللہ عزوجل و ملا پر طعن کرنے والا ہے۔ (بہار شریعت جلد اول ص ۵۷)

معاویہ رضی اللہ عنہ | حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا میاب حکمران تھے | کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے چالیس سال کی طویل مدت تک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ

علیہم اجمعین کے دور سجد میں کامیابی سے حکومت کی ہے۔ انہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شام کا والی بنایا۔ حالانکہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ والیوں کی درستی اور نادرستی میں بہت کوشش فرمایا کرتے تھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی حکومت کو برقرار رکھا۔ (الناہیہ ص ۲۷)

معاویہ رضی اللہ عنہ | حضرت مجدد الف ثانی فرماتے **عادل حکمران تھے**! میں کیف یسمن جائوا وقد صح اللہ رضی اللہ عنہ کان اماماً عادلاً فی حقوق اللہ

سیما حق المسلمین کما فی الصواعق۔ حضرت معاویہ فاسق کیسے ہوں گے جب کہ صحت سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ اللہ سبحانہ کے حقوق اور مسلمانوں کے حقوق میں عادل تھے۔ جیسا کہ امام ابن حجر نے کتاب "صواعق محرقہ" میں ذکر فرمایا ہے۔ (مکتوبات امام ربانی جلد اول ص ۴۱)

معاویہ رضی اللہ عنہ | شیخ یوسف بن اسماعیل نہانی کی خلافت برحق ہے | کتاب الاسالیب البدیعیہ

فی فضل الصحابة راقناع الشیعہ کے ص ۴۶ میں حضرت عورت اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب غینۃ الطالبین ص ۷۷ ج ۱ سے نقل کرتے ہیں۔ "ما خلافة معاویہ بن ابی سفیان رضی

اللہ تعالیٰ عنہما فثابتہ صحیحۃ بعد موت علی و بعد خلع الحسن بن علی رضی اللہ عنہما فثبت عن الخلافة وتسليمها الى معاویة لرائر الاحسن ومصلحة عامة تحققت له وهي حقن دماء المسلمين وتحقيق قول النبي صلى الله عليه وسلم في الحسن رضی اللہ عنہ ان ابني هذا سيد يصلح الله تعالى به بين فئتين عظيمتين من المسلمين فوجبنا اما متبع بعقله احسن له فسنى عامه عام الجماعة لا ارتفاع الخلاف بين الجميع واتباع الكل لمعاویہ رضی اللہ عنہ لا لشيء لم يكن هناك منازع ثالث في الخلافة۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبرداری اور اسے معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کرنے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت اور صحیح ہے۔ امام حسن نے یہ دستبرداری کسی مصلحت کی وجہ سے اختیار فرمائی تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ مسلمانوں کا خون بہنے سے بچ جائے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول حق ثابت ہو جائے کہ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا "بلاشبہ میرا یہ بیٹا سید ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح پیدا کرے گا۔ پس حضرت حسن رضی اللہ عنہ

کی صلح کی وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت ہو گئی اور اس سال کو مسلمانوں کے ایک امام پر جمع ہو جانے کی وجہ جمع کا سال کہا گیا ہے کیونکہ اس وقت خلافت کا کوئی دعویدار حضرت حسن و معاویہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ نہ تھا (الاسالیب

البدیعیہ ص ۲۶)

خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ | اور یہی امام مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے! کتاب میں حضرت عمرؓ پاک کی کتاب غینۃ الطالبین ہی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

و خلافتہ مذکورۃ فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اثنیۃ قال تدور لرحی الاسلام خمساً و ثلاثین سنة اوسطاً و ثلاثین اوسیعاً و ثلاثین " و المراد بالرحی فی هذا الحدیث القوۃ فی الدین و الخمس السنین الفاضلة من الثلاثین فہی من جملة خلافتہ معاویہ الی تمام تسع عشرة سنة و شہود لان الثلاثین کملت بعلی رضی اللہ عنہ کہابیۃ اھ کلام التیغ سیدی عبد القادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مذکور ہے۔ اور وہ آپ کا یہ ارشاد ہے کہ اسلام کی چکی پینتیس سال یا پچھتیس سال

یا سینتالیس سال تک گھومے گی۔ اور اس حدیث میں چکی گھومنے سے مراد دین میں قوت کا موجود رہنا ہے۔ اور تیس کے بعد کے پانچ چھ یا سات سال حضرت رضی اللہ عنہ کی خلافت کا حصہ ہیں کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت تیس سال پر ختم ہو گئی تھی۔

(الاسالیب البدیعیہ ص ۲۶)

گستاخ معاویہ رضی اللہ عنہ | اعلیٰ حضرت بریلوی قدس جہنمی ہے! سرکہ لکھتے ہیں "علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض، شرح شفا فی امام قاضی بیاض میں فرماتے ہیں۔ و من یکون یطعن فی معاویہ۔ فذالک من کلاب الھادیۃ جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتاب ہے۔" (احکام شریعت ص ۱۰۳)

گستاخ معاویہ رضی اللہ عنہ | امام صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت سے خارج ہے! لکھتے ہیں "کسی صحابی کے ساتھ سو عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے۔ ایسا شخص رافضی خارج از اہل سنت ہے۔ اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے۔ مثلاً حضرات امیر معاویہؓ اور ان کے

والدہ یوسفیان اور ان کی والدہ ہندہ رضی اللہ عنہم اسی طرح
حضرت سیدنا عمر بن العاص اور حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین "بہار شریعت ص ۱۱۰
مشاجرت صحابہؓ کی
شرعی حیثیت

کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی باہمی رنجشوں کو خود بیان فرمایا
اس پیش گوئی کے مطابق حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما
میں ناچاکا پیدا ہوئی اور نوبت جنگ تک پہنچی مگر اس سے کوئی
صحابی اسلام یا صحابیت سے خارج نہیں ہوا۔ لہذا سب صحابہ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام امت پر فرض ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی عقیدت و ادب
کی توفیق بخشے آمین ثم آمین!

وہذا آخر ما اردنا ایلادہ فی ہذہ السوالۃ المبارکۃ
تقبلہا اللہ تعالیٰ بمشۃ العظیم ورسولہ الکریم صلی اللہ علیہ
وسلم وانا الفقیر البوکوم احمد حسین قاسم الحمیدری الرضوی
القولشی الهاشمی غفر اللہ تعالیٰ لہ خادم الاقتراب بالجامعۃ
الحمدریۃ فضل المدارس ببلدہ سہنسہ من
مضافات آزاد کشمیر۔ ۱۹ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ